

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افغان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے - ۹ جون سنہ ۱۹۱۶ء | نمبر ۲۳

گلدستۂ اخبار

حضور شہزادہ پرنس آف ویلز کو اعلیٰ درجہ کی جنگی خدمات کے صلہ میں "ملٹری کراس" کا اعلیٰ تمغہ عطا ہوا ہے۔

انگلستان میں تین لاکھ عورتیں سامان جنگ تیار کرنے کے کارخانہ میں کام کر رہی ہیں علاوہ ازیں جو کام مرد کیا کرتے تھے ان پر بھی لاکھوں عورتیں مامور ہیں۔ اور وہ کام کر رہی ہیں۔

آجکل جرمن سپاہیوں کو ساڑھے پانچ پنس یومیہ تنخواہ ملتی ہے۔ اور آسٹروی سپاہی کو ۲ پنس۔

ملک معظم جارج پنجم کے چوتھے صاحبزادہ جو ماہ ستمبر میں حلقہ جہازرانی میں شامل ہونے والے ہیں آپ کی عمر صرف ۱۶ سال کی ہے۔

برطانیہ کی بحری طاقت اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ دشمن کی بحری طاقت میں تاب مقاومت نہیں ہے۔

نیو ساؤتھ ویلز کی گورنمنٹ نے ۲۵۰۰۰ ایکڑ زمین قابل کاشت گندم اور ۲۵۰۰۰ ایکڑ آب رسیدہ زمین ان سپاہیوں کے لئے محفوظ رکھی ہوئی ہے جو جنگ سے واپس آئینگے۔

لنڈن میں روٹی کے سلائس کرنے کی ایک ایسی مشین تیار ہوئی ہے۔ جو فی گھنٹہ ۳۰۰۰ ٹکڑے روٹیوں کے کاٹتی اور ان پر مکھن لگا کر پلیٹوں میں رکھ دیتی ہے۔

سانس لینے میں ایک آدمی ۳۴ پونڈ ہوا روزانہ اپنے اندر لیتا ہے۔

پیگو واقعہ برہما کی مستورات نے ۱۰ ہزار روپیہ جمع کئے ہیں۔ اور یہ رقم رد شمپئین کے کریمین میریز اسپتال میں بیکار شدہ بہادروں کے استعمال کے لئے ہانگ کانگ بنک میں جمع کر دی گئی ہے۔

خیال ہے کہ روس کی گرینڈ ڈچز اولگا یا رومانیہ کی شہزادی الزبتھ یا لگسبرگ کی چھوٹی گرینڈ ڈچز ان تینوں شہزادیوں میں سے ایک حضور پرنس آف ویلز کی بیوی بنیں گی۔

حال ہی میں دریافت ہوا ہے کہ چیونٹیوں میں سے اگر کوئی چیونٹی کاہل نظر آتی ہے تو اس کو چیونٹیوں کا پولیس مین قتل کر دیتا ہے۔

یوگنڈا میں ایک اسقف کی عبادت کھلے میدان میں ۵ گھنٹے ۴۵ منٹ تک ہوتی رہی۔ کیونکہ مستفیض ہونے والے اعتقادمندوں کی تعداد کثیر تھی۔ بشپ صاحب بہت ہی تھک گئے تھے۔

تار برقیات

لنڈن ۶ جون - پیٹروگراڈ - روسیوں نے رومانیہ کی سرحد پر پر بیبٹ محاذ پر بڑی فتح حاصل کی ہے - اور ۱۳ ہزار آدمی اسیر کرلئے بعد کی خبر پیٹروگراڈ سے یہ ہے کہ پریپٹ سے رومانیہ تک کے محاذ پر کل صبح کو جنگ شروع ہوئی - روسیوں نے بہت سے مقامات پر فتح حاصل کی ۱۳ ہزار اسیران جنگ کے علاوہ بہت سی توپیں بھی اُنھوں نے لیں روسیوں کا توپ خانہ دشمن کے مورچے ڈھا رہا ہے - اور پیادہ فوج مورچوں پر مورچے لے رہی ہے۔

علاقہ آذربیجان میں ترک روسیوں پر متواتر جارحانہ حملے کرتے رہے - مگر سب میں وہ ناکام رہے - ریونڈس پر جنگ کا بازار گرم ہے اُنھوں نے کُردوں کو خوب سزائیں دیں۔

لنڈن ۱۵ جون - انگریزی امیرالبحر نے ایک فہرست شایع کی ہے جس میں ۳۳۳ افسر مارے گئے درج ہیں جو تین جنگی جہازوں پر سوار تھے - کوئین میری جہاز کے صرف چار افسر اور ان ڈیفٹیگیبل کے دو افسر بچ گئے۔

ایک اور فہرست شایع ہوئی ہے جس میں ۳۷۴ چھوٹے افسر اور سپاہی کام آنے کے درج ہوئے جن میں سے ۰ زخمی ہیں جو دیگر پانچ جنگی جہازوں میں تھے۔

لنڈن ۵ جون - ایک آسٹروی سرکاری خبر میں جو ایمسٹرڈم سے تک پہنچی ہے محاذ پر روسی توپخانہ کی سرگرمی کا اظہار کیا گیا ہے - اور یقین کرتا ہے کہ وولہینیا میں پیادہ فوج کا حملہ بہت جلد ہونے والا ہے۔

شملہ ۶ جون - ۳ تاریخ کا ذیل کا تار ایک چشم دید راقم کی وساطت سے موصول ہوا ہے - کہ میسوپوٹامیہ میں آجُوز واقعہ فاس میں ۱۳ مئی میں دو ہزار باغی بختیاری فرقے کے آدمی روسیوں سے شکست کھاکر جب میدان جنگ سے فرار شدہ اپنے ملک کو جارہے تھے تو قصر شیریں کے گرد و نواح ترکی حد پر ذہاب کے نزدیک دریائے وند کے گھاٹ پر ہمارے رسالہ سے روکے گئے - اُن میں سے کچھ تو جب دریا میں گھوڑے ڈالکر تیر کے نکلنا چاہنے کی کوشش کرتے تھے - تو وہ وہاں ہی معہ گھوڑوں کے غرق کردیئے گئے - اور باقی ماندہ سے ہتھیار لے لئے گئے - اور ان کو منتشر کردیا گیا - بہتوں کو وہاں ہی کے باشندوں نے لوٹ لیا اور ننگے بھگا دیئے گئے۔

لنڈن ۵ جون - پیرس - اس سہ پہر کا کمیونک راوی ہے کہ واوکس فورٹ کے شمال مغرب میں آج رات دشمن نے حملے کئے - اور وہ بالکل شکست یاب ہوئے - قلعہ اور ڈومونٹ کے درمیان کے تمام حملے بے سود کردیئے گئے - اور اگرچہ دشمن نے واوکس فورٹ پر سیال آتشباری سے سخت حملے کئے - مگر ہمارے حصاریوں نے اُن کو خوب روک رکھا علاقہ تھاؤمنٹ ڈاؤمنٹ میں گولہ باری زوروں پر تھی - اور دریائے میوز کے بائیں کنارہ پر رہ رہ کر گولہ باری ہوئی ہی

لنڈن ۶ جون - قط العمارہ میں ہمارے بہادر محصورین کی حالت - جو حالات اب معلوم ہوئے ہیں اُن سے ظاہر ہے کہ جنرل ٹاؤنشینڈ کی بہادر فوج نے جب اطاعت قبول کی تو کس حالت میں بھی سنگ بھنگے کمزور ہوتے ہیں - یہ بہادر دستہ سپاہ کا چاروں طرف سے دشمن کے گھیرے میں تھا - اور کسی طرح سے کوئی خوراک نہیں آسکتی تھی - فروری سے وقت اور قلت محسوس ہونی شروع ہوئی - ہر سپاہی کو فقط آدھا پاؤ اناج راشن میں ملتا تھا - لیکن ۲۱ اپریل کو یہ بھی ختم ہوگیا - آدھ پاؤ اناج پر اڑھائی ماہ گذارا اُنکا کچھ ہنسی ٹھٹھہ نہیں ہے ۲۲ سے ۲۵ اپریل تک اس ذخیرہ پر گذارہ کیا گیا جو وردی کے لئے جزوی میں دیا گیا تھا - اس کے بعد ۲۹ تاریخ تک ہوائی جہازوں پر سے جو سامان پھینکا گیا - اس پر گذر ہوئی - محاصرہ کے آخری ایام میں روزانہ اوسط اموات کی ۸ گورہ اور ۲۱ ہندوستانی سپاہی تھے - جب کچھ کھانے کو نہ رہا تو رسالہ اور توپخانہ کے تمام گھوڑے اور خچر رفتہ رفتہ ذبح کئے گئے - اور اُن کے گوشت پر گذر اوقات ہوئی - ایک خچر بچ رہی تھی جو ہندوستانی ۳ سرحدی جنگجوئیں رسالہ کی ہر جنگ میں جس کے گلے میں بہادری کے بٹن تھے - کمسریٹ کے باورچی نے اسی وجہ سے دو دفعہ اسکو ذبح کرنے سے انکار کیا اور اسے واپس بھیجا لیکن آخر کار اسکے گلے پر بھی چھری پھیری گئی - تمباکو کی کمی بھی بہت محسوس ہوئی اسکے بدلے ہر قسم کے پتے وغیرہ چاء کے خشک پتے بطور تمباکو استعمال کئے گئے - آخر کار لاچار ہوکر جب اس فوج نے اطاعت قبول کی تو ترکوں نے ان کیساتھ نہایت ہی شریفانہ سلوک کیا اُنکو کافی سامان خورد و نوش بہم پہنچایا - افسروں کی بڑی عزت اور توقیر کی سپاہیوں سے بادرانہ سلوک کیا - سب لوگ اسکے طریق سلوک

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح اور بڑے آدمی

(۲)

گذشتہ پرچہ میں ہم نے بتایا تھا کہ سوسائٹی بنانا اور اُس کو صورت دینا بڑے آدمیوں کا خاصہ ہے اس وقت ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مسیح میں وہ بات تھی جو بڑے آدمیوں میں بھی نہ تھی۔ اور اگر ہم اس تصویر کو مدِنظر رکھیں کہ سوسائٹی کو بنانا اور اس کو صورت دینا بڑے آدمیوں کا خاصہ ہے۔ تب تو واقعی اُن میں اور مسیح میں صوری مشابہت پائی جاتی ہے۔ لیکن اگر ہم مسیح اور بڑے آدمیوں کے درمیان اصل مقابلہ پر غور کریں اور اُس کی ماہیت پر خیال دوڑائیں تو واضح اور روشن ہو جائے گا۔ کہ مسیح اور بڑے آدمیوں کے درمیان ایک خاص افتراق پایا جاتا ہے۔ مثلاً جن بڑے آدمیوں کا ذکر تاریخ میں ہے وہ اس محدودیت سے باہر کبھی نہیں ہوئے کہ اُن کا اثر واحد قوم یا ایک ہی پشت پر محدود رہا۔ مسیح کے سوائے کسی بھی بانئے مذہب نے کوئی عالمگیر مذہب جاری نہیں کیا۔ مگر خداوند یسوع مسیح ایک واحد اور یگانہ شخص ہے جس کی تاثیرات دنیا کی تمام نسلوں اور قوموں تک پھیل گئیں۔ دنیا کی مختلف اقوام کے ہر طبقے اور ہر زمانہ اور ہر موسم اور ہر حالت میں مسیح کی تاثیرات وسیع ہرگز نہیں۔ مسیح خداوند کا تعلق انسانیت کے کسی خاص حصہ یا طبقہ ہی کے ساتھ نہ تھا۔ بلکہ کل قوم اور کل طبقوں کے ساتھ تھا۔ ہے اور رہیگا۔ اُس کا یہ تعلق محض عارضی معنوں ہی میں نہ تھا۔ بلکہ برعکس اس کے وہ فی نفسہ وہاب اکبر تھا۔ جس نے اپنے مذہب کے ذریعہ سے نہ صرف ایک ہی زمانہ اور ملک کی ایک ہی قوم کو بلکہ ہر زمانہ اور ہر حالت کے لئے کل دنیا کو دنیا کی ایک نئی صورت نیا انکشاف اور نیا طبیعت عطا فرمایا۔ یا بہ عبارت دیگر دنیا کے لئے ایک نئی انسانیت خلق کر دی جو صدیوں سے جاری ہے اور صدیوں تک جاری رہے گی۔

اس پہلو سے ہم مسیح خداوند کو لقب "بڑا آدمی" سے ملقب نہیں کر سکتے اور صرف وہی الفاظ اُس کی بابت استعمال کرنے کا استحقاق رکھتے ہیں۔ جو الفاظ مریم کو بشارت دیتے ہوئے سب سے پہلے جبرئیل فرشتے نے مسیح کی بابت استعمال کئے تھے کہ "وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا"۔ یہ وہ افتراق ہے جس سے خداوند مسیح "بڑے آدمیوں" سے ممتاز ہے اور ان سے سبقت لیجاتا ہے۔

لیکن یہ افتراق اور تفاوت اس وقت اور زیادہ واضح و لائح ہو جاتا ہے جبکہ ہم اس امر پہ غور کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کا سارا کام اپنی ذات اور مدعا اور ذرائع کے عین مطابق اور مناسب تھا اور ویسا ہی عمل میں آیا۔ جو شخص علت اور معلول کے اصول کا قایل ہے۔ وہ اس امر کو بالضرور تسلیم کریگا۔ کہ جو عالمگیر اور محیط عالم طاقت اور تاثیرات مسیح سے نکلیں اور نکل رہی ہیں ان کا موجب یا علت وہ طاقت اور قدرت تھی جو کسی "بڑے آدمی" میں نہ تھی۔ اور اگر ہم اس قدرت کی ماہیت کی تفتیش کریں جسکا معلول وہ تاثیرات ہیں تو وہ صرف "آزادگی اور محبت" ہی کے لاثانی ناموں سے موسوم ہو سکتی ہے۔ جس کے ذریعہ سے اس نے دنیا کو چھٹکارہ دے کر آزاد کر دیا۔ مسیح کی اُس عظمت سے جس کا ذکر تاریخ میں ہوا ہے اُس کی وہ پاکیزہ عظمت اور بزرگی مترشح ہوتی ہے جو اُس کی ذات اور شخصیت میں تھی جس کے سبب سے وہ نہ صرف ان تمام لوگوں ہی سے ممتاز اور سرفراز ہے۔ جنہوں نے دنیا کی تاریخ پر بڑا بھاری اثر ڈال رکھا ہے۔ بلکہ ان لوگوں سے بھی زیادہ اخص اور فہمیدہ جنہوں نے شخصی کاملیت اور فضیلت کی تمنا کی۔ اور اُس کی تحصیل میں اپنی کوششوں اور محنتوں کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ جو مدعا اور مقصد خداوند مسیح نے اپنے لئے تجویز کیا اور جس کو اس نے کامیابی پورا ہی کر دکھایا وہ نہ صرف اپنی ہی قوم کو گناہ کی غلامی سے چھڑانا تھا۔ بلکہ سارے جہان کو۔ اور بعد کی پشت کی تقلید کے لئے اپنی ہی زندگی کا نمونہ چھوڑ جانا تھا۔ یا اپنے اعلےٰ معنوں میں زمین پر خدا کی بادشاہت قایم کر جانا تھا اور ایسا مدعا اور مقصد جس کو کسی "بڑے آدمی" نے اب تک اپنے لئے تجویز نہیں کیا۔ اور اگرچہ ان میں سے بعض نے اس تجویز کی ضرورت کا احساس تو کیا۔ مگر ان میں سے کسی نے بھی اس مدعا کو بر لانے کے لئے نہ ہی کوشش کی اور نہ ہی اس کو بر لا سکا۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی دنیا کا چھٹکارہ دینے والا ہونے کا دم نہ بھرا۔ اُن میں سے ایک کو بھی اپنی جان دیکر اپنی قوم یا دنیا کے لئے قابل تقلید اور مستقل نمونہ اپنے پیچھے چھوڑ جانے کا کبھی خیال تک بھی نہ آیا۔ مسیح اور بڑے آدمیوں کے درمیان جس طرح مقاصد کی غیر مشابہت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح اس وسیلہ کی بھی جس کے ذریعہ سے اُس نے اپنے ان مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہونچایا۔ اور وہ وسیلہ نہ صرف اس سے باہر ہی کسی چیز میں پایا نہیں جاتا

بلکہ صرف اور واحد طور پر اُسی کی شخصیت میں وہ دلایل موجود تھے۔ کچھ شک نہیں کہ ہر حقیقی بڑے آدمی سے ایک بڑی شخصی تاثیر پیدا ہوا کرتی ہے۔ مگر پھر بھی ایک جانب تو ذکاوت کی طبعی ذہنی طاقت کے ساتھ عموماً بہت سے ناپاک اخلاقی عناصر مل جاتے ہیں۔ اور دوسری جانب اُن کی شخصی تاثیر صرف ان کے کاموں کے آغاز ہی میں نمایاں ہوا کرتی ہے۔ اور ایک عرصہ تک بڑھتی رہتی ہے اور بلا اشتراک غیرے خود بخود زایل ہوجاتی ہے۔ مگر مسیح کا کام اگرچہ زمانے گذر گئے صرف اس طرح سے پورا ہوتا جا رہا ہے۔ کہ نہ صرف اس کی تعلیم ہی بلکہ اُس کی شخصیت بھی انسان کی روح پر اپنی تاثیرات ڈال رہی ہے۔ اور صرف مسیح ہی میں اس کے کام اور اس کی شخصیت کے درمیان ایسا غیر منفک تعلق نظر آتا ہے۔ جس کی دنیا میں نظیر پائی نہیں جاتی اور یہ تعلق ابتدا ہی سے خداوند یسوع مسیح کے سامنے بڑی صفائی اور وضاحت سے قایم رہا۔ اُس کی بڑی آرزو اور کامل یقین ہے کہ وہ مقدسوں کی بادشاہت دنیا میں قایم کرنے کے لئے بنی نوع انسان کو اُن کے گناہوں سے رہائی دے۔ وہ چاہتا ہے کہ دنیا کی پرانی بے قاعدگی کی ترقی اور نشو ونما کو برباد کر کے اس کو نئی صورت عطا کرے۔ اور دنیا کے پرانے مرکز ثقل کو جس کا کنشان گناہ کی آلودگی کے ساتھ ہوا ہے۔ بالکل تبدیل کر کے اس کو اس کی اپنی صورت پر بحال کر دے۔ جو خدا نے ابتدا میں اس کو دی تھی۔ لیکن یہ کام وہ خود بلا اشتراک غیرے کر سکتا ہے۔ اس کام میں اس کا کوئی بھی معاون اور مشیر نہیں ہو سکتا۔ اس کے کام کا انحصار اسی کی ذات پر ہے۔ اور اگر اس میں یا اس کے کام میں ذرہ بھر بھی بے قاعدگی اور بے اصولا پن ہوتا تو اُس کا سارا کام آن کی آن میں خاک میں ملجاتا۔ یہ تعلق جو اس کے زمینی اصلی مقصد کے یعنی زمین پر خدا کی بادشاہت قایم کرنے کے اور اُس کی انسانی شخصیت کے درمیان ہے جس میں وہ بنی نوع انسان کے درمیان واحد اور یکتا ہے اُس کی اس بزرگی اور عظمت کی بین دلیل ہے جس کی نظیر دنیا کے بڑے آدمیوں میں بالکل معدوم ہے۔

دھنجی بائی نوروجی مرحوم کس طرح مشرف بہ مسیحیت ہوا

اسپونیٹری ٹائمز میں لکھا ہے کہ دھنجی بائی نوروجی مرحوم ابھی پندرہ برس کا لڑکا ہی تھا کہ۔ ایک روز صبح کے وقت وہ مشن سکول کو جا رہا تھا۔ رستہ میں اُس نے ایک عورت کو سڑک کے کنارے بیٹھے اور زار زار روتے ہوئے دیکھ کر اس سے سبب رونے کا پوچھا۔ اس عورت نے آہ سرد بھر کر کہا میں ایسی غریب عورت ہوں اور میں خدا سے ڈرتی ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو وہ مجھے دیکھ لے۔ اور مزاوسے لڑکے نے کہا میں تمہیں بتاؤں کہ کیا کرو۔ ہمارے احاطہ میں ایک گہرا کنواں ہے۔ اپنے آپ کو اس میں ڈبا دے۔ اور خدا وہاں تجھے نہ دیکھیگا۔ عورت نے جواب دیا کہ کنواں تو مجھے چھپا نہ سکیگا۔ دھنجی بائی نوروجی مرحوم نے کہا۔ اچھا ایک کشتی میں سوار ہو کر بیچ میں چلی جا۔ اپنی گردن میں ایک بھاری پتھر باندھ لے۔ اور گہرے سمندر میں اپنے آپ کو پھینک دے وہاں خدا تجھ کو نہ پا سکے گا۔ عورت نے جواب دیا۔ وہ تو مجھے گہرے سمندر میں بھی پالیگا۔ یہ کہہ کر وہ عورت پھر رونے اور ماتم کرنے لگ پڑی۔ لڑکا یہ ناامیدی کا نظارہ دیکھ کر خوفزدہ ہوا اور خدا کے حاضر و ناظر ہونے کے خیال کو اپنے اندر لئے ہوئے سکول کو بھاگ گیا۔ اتفاق سے اس روز وہاں کا بائبل کا سبق یہ تھا کہ ہم کس طرح بچیں گے اگر ایسی بڑی نجات سے غافل رہے۔ یہ سبق اس کے دل اور ضمیر کے اندر تیر کی طرح جا لگا۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ تھوڑے سے عرصے بعد وہ مشرف بہ مسیحیت ہو گیا اور ہمہ جا حاضر و ناظر خدا کے خیال میں وہ ہمیشہ خوش وخرم رہنا سیکھ گیا۔

مبارکبادی

مسیحی حلقہ اور جماعت میں یہ خبر بہجت اثر کسی کم مسرت سے سنی نہ جائے گی۔ کہ امسال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم اے میں دو ہندوستانی مسیحی نوجوان کامیاب ہوئے ہیں۔ ایک تو یو پی مشن جہلم کے پادری گنگا مل کے صاحبزادہ مسٹر اسرائیل لطیف ایم اے ہیں۔ انہوں نے فلسفہ میں امتحان پاس کیا۔ دوسرے نوجوان مسٹر ای۔ جے۔ سنگھ ایم اے ہیں جنہوں نے انگریزی میں یونیورسٹی بھر میں اوّل درجہ حاصل کیا ماہ ستمبر سے آپ فورمن کرسچن کالج لاہور میں پروفیسر بنینگے۔ ہمیں توقع ہے کہ یہ دونوں جوان ہندوستانی کلیسیا کے لئے برکت کا موجب اور خداوند کے جلال کا سبب ہونگے۔ ہم ان دونوں صاحبان کو مبارکبادی دیتے ہیں۔

ڈاکٹر پادری کے سی چیٹرجی صاحب مرحوم

آپ کے نام نامی اور اسم گرامی سے پنجاب کا کیا بلکہ ہندوستان کا ہر ایک مسیحی بلکہ غیر مسیحیوں میں سے بھی بہت سے لوگ واقف ہیں۔ تمام مشن حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس سے سنی



جائے گی۔ کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم ۱۳ مئی کو بروز بدھ اس جہان فانی سے رحلت فرما کر ملک جاودانی میں جا بسے۔ پادری صاحب موصوف۔ امریکن پریسبٹیرین مشن پنجاب کے اعلےٰ رکن اور انجیل جلیل کے نہایت محنت کش اور سرگرم خادم اور کلیسیا کے ایڈیل اور قابل تقلید نمونہ تھے۔ گذشتہ سال مشن سے جدا ہونے کے بعد جلد ہی مسکن گزیں ہوگئے تھے۔ جہاں پر آپ کا انتقال تاریخ مذکورہ بالا پر ۸۰ سال کی عمر میں ہوگیا۔ آپ نے اس مشن کے متعلق ہوشیارپور میں قریباً ۵۰ سال تک بڑی بھاری اور یادگار خدمت کی اور اپنے کام کی یادگار ہوشیارپور اور گھوڑے واہا میں ہمیشہ کے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ ہمیں آپ کے خویش و اقارب سے دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا اُن کے پسماندگان کو حقیقی صبر اور مسیحی اطمینان عطا فرمائے۔

شاہی جنم دن کے خطابات میں مشنری صاحبان کا اشتراک

ہمارے شاہ شہنشاہ اعلیٰ حضرت جارج پنجم کا جنم دن ۳ ماہ حال کو حسب ایما سرکار بڑی خوشی سے منایا گیا۔ ہم بھی دل و جاں سے اپنے پیارے شہنشاہ کو مبارکباد دیتے ہیں اور آپ کی درازیٔ عمر۔ خاندان کی صحت اور سلطنت کے استحکام اور وسعت اور موجودہ جنگ میں برٹش راج کی ظفریابی کے لئے خدا سے دعا کرتے ہیں۔ جو خطابات اس تقریب پر ملک کے حکام اور روسا اور دیگر معززین کو عطا ہوئے اُن میں ہمارے مشنری صاحبان کا بھی اشتراک پایا جاتا ہے۔ ہم ان صاحبان کو مبارکبادی دیتے ہیں۔ از انجملہ چند صاحبان کے نام ذیل میں درج ہیں۔ قیصر ہند کا طلائی تمغہ پرنسپل کرسچن کالج مدراس کے پادری ڈاکٹر ڈبلیو سکنر صاحب۔ چرچ آف سکاٹ لینڈ مشن جالندھر جہاں پنجاب سے ڈاکٹر ایچ ایم نیوٹن صاحب۔ پادری ڈاکٹر پی کاکن صاحب بریگیڈ سرجن لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر آئی۔ ایم ایس ریٹائرڈ) جبلپور صوبجات متوسط کو ملا۔ قیصر ہند کا نقرئی تمغہ۔ پادری ایف۔ ایل مارر صاحب لنڈن مشن گوٹی مدراس احاطہ۔ پادری جی بی رچ صاحب سکنہ گنگدہ صوبجات متحدہ۔ بانکی پور واقعہ بہار اور اڑیسہ کے بحیثیت مشنری پادری جے۔ جی ڈون صاحب۔ کوئٹہ (بلوچستان) کی میڈیکل مشنری ڈاکٹر مس جی سٹوارٹ صاحبہ۔ ایکل کو شالی پہاڑیوں واقعہ آسام کے مشنری پادری ایف ڈبلیو سیویج صاحب ویسلین مشن میسور کے پادری ایچ گلفرڈ صاحب کو عطا ہوا۔

برطانوی یگانگت پر رومانی رائے زنی

اخبار سنٹرل ہندوستانی ہے کہ تمام رومانوی بڑے بڑے اخبار برطانیہ کی نئی فوجی کوشش پر بڑی حیرت سے حاشیے چڑھا رہے ہیں۔ اور اس کو اتحادیوں کے شکست نہ ہونے والے ارادہ کا ایک مزید ثبوت تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ اخبار لاروماینے کا حوالہ دے کر سول اینڈ ملٹری گزٹ کا لنڈنی نامہ نگار کہتا ہے۔ کہ یہ صرف انگلستان ہی کی کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے۔ کہ ہم برطانوی خیالات کے عمق اور استحکام کا موازنہ کریں۔ بلکہ چھوٹی چھوٹی بحری قوموں کا لب و لہجہ اور طرز عمل اس سے بھی بڑھ کر معنی خیز ہے۔ جو جنگ سے پہلے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اپنے مادر ملک سے صرف برائے نام تعلق رکھتی ہیں۔ (مثلاً) آسٹریلیا نے جس کی کل آبادی پانچ ملین سے کم ہے۔ ۲ لاکھ ۸۰ ہزار والنٹیر پیدا کئے جن میں سے اس وقت ایک لاکھ ساٹھ ہزار یورپ میں ہیں۔ کناڈا کا حال اس سے بھی بڑھکر ہے۔ علاوہ بریں ان لوگوں نے برضا و رغبت اس عیش و آرام کی حالت کو ترک کر دیا جو آج دنیا میں کسی قوم کو نصیب نہیں ہوسکتی ہے یہ لوگ ہر ورجا اور گروہ کے آدمی ہیں۔ جو ہر قسم کی ممکن آزادگی رکھتے ہیں اور جو کسی قسم کے فوجی رنگ سے رنگے ہوئے نہ تھے۔ انہوں نے خوشی خوشی سے اپنے ملک اپنے خاندانوں اور اپنی جائداد کو ترک کر دیا کہ یورپ اور ایشیا میں اجنبی سرزمین میں لڑنے اور مرنے کے لئے جائیں۔ کیونکہ ان کی اندرونی ضمیروں نے انہیں یہ بتا دیا کہ جرمن کی فتحمندی کا یہی مطلب ہے کہ آزادگی کا زوال ہو۔

مغربی افریقہ میں جور و ستم

کامرون میں جو رپورٹ ۲۶ جنوری ۱۹۱۶ء کو ایک نائیجیرین افسر نے شائع کی ہے۔ اس کے مطابق پایا جاتا ہے کہ جو وہاں کا دیسی باشندہ اتحادی فوجوں سے کسی قسم کی ہمدردی ظاہر کرتا اور ان میں جو ایسے بھی جو ہمدردی ظاہر نہ کرتے تھے وہ فوراً قتل کر دیے جاتے تھے۔ مرد عورت یا عمر کا کچھ لحاظ کیا جاتا تھا۔ باربرداری مزدوروں میں سے جو بطی الحرکت یا کمزور ہوتے ان کو وحشیانہ طور پر مار ا یا گولی کا نشانہ بنایا جاتا تھا ہر جرمن قلعہ کے گرد نواح میں اس پالیسی سے بڑا خوف پیدا ہو رہا تھا۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری نقل و حرکت کی خبر معتبر طور پر جرمنوں کو

پہونچایا نہ ہوگی۔ کیونکہ وہاں کے باشندے جرمنوں کی امداد کرنا چاہتے تھے۔ بکثرت اشیاء خوردنی اور چاول بلا قیمت جہاز والے لے جاتے تھے اور ان کے مالکوں کو کہا جاتا تھا کہ یورپ میں انگریزوں کو شکست ہوگی اور جب اُن سے بھاگیں تو تاوان لیا جائے گا۔ تو ان کی قیمتیں تم کو دیجائیں گی۔

انگریزوں اور فرانسیسیوں کے خلاف محمدیوں کو بلوہ کرنے پر آمادہ کیا جاتا تھا عربی زبان میں بڑے بڑے سرداران اور بارسوخ آدمیوں کو خط بھیجے جاتے تھے۔ اور پروکلمات کی مسجدوں میں روانہ کئے جاتے تھے۔ جن میں یہ دعوت دیجاتی کہ تمام سچے مومنین جرمن قیصر کی مدد کو آؤ۔ جو ٹرکی کے سلطان کا دوست ہے۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں کے ساتھ جنگ کرو۔ جنکا منشا ہے کہ محمدی مذہب کو تبدیل کر دیں۔ اسی قسم کے بعض خطوط خود ٹرکی سلطان کی جانب سے آئے ہوئے بتائے جاتے تھے وہاں کے باشندوں کا بیان ہے کہ ذیل کے جرمنوں سے صرف اس سبب سے قتل ہوئے کہ وہ انگریزوں کے ساتھ ہمدرد تھے۔ یعنی ٹوبی کے سردار ڈگلی اور اس کا بیٹا سندرف اور اس کا بیٹا منور اور کلفو۔ ٹوبی کا انکل۔ اور منورا کے تین انکل۔ بیگبہ ودو۔ سرکین شتاز۔ مالم علی جہان اُوتمو پر خبر فاسخے تمونہ ازخود آ رہے ہیں۔ ٹوبی کے سردار کا انگریزی علاقہ میں اسکا تعاقب کیا گیا اور تنگا کے شمال میں مقام ہیدی پر جرمن سپاہیوں نے اسکو قتل کر ڈالا۔

نور افشاں کے خریدار بہم پہونچانیکی کوشش کرو

جرمن کا فوجی نقصان

(اسمٰعیل اسسٹنٹ ملٹری اکونٹ لاہور کا)

لندنی نامہ نگار کہتا ہے کہ جرمن کے ایک تازہ اعلان سے جو سرکاری طور پر کیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے جنگ سے گذشتہ ماہ کے اختتام تک ۲۸۲۲۰۷۹ جانوں کا نقصان ہوا۔ مگر اس تعداد میں کچھ غلطی بھی پائی جاتی ہے۔ ماہ اپریل میں دشمن کا نقصان (بہ استثناء بحریات کے) ۹۱۱۶۲ جانوں کا تھا جس کی تفصیل یہ ہے۔

	ماہ اپریل میں	کل میزان
قتل ہوئے اور زخموں کے درد سے مر گئے	۱۶۴۵۵	۷۱۴۵۵۱
امراض سے فوت ہوئے	۲۳۹۵	۴۱۳۲۵
اسیر ہوگئے	۱۲۲۱	۳۶۶۹۸
مفقود الخبر	۴۷۱۶	۱۹۶۰۹۴
مہلک طور پر زخمی ہوئے	۸۵۵۶	۴۵۵۱۵
زخمی ہوئے	۴۰۰۱	۲۵۴۹۳۶
خفیف زخمی ہوئے	۲۹۷۶۹	۱۲۳۳۲۱۳
وہ زخمی جو فوج میں ہیں	۵۹۳۷	۱۱۶۹۵۷
	۹۱۱۶۲	۲۸۲۲۰۷۹

سیالکوٹ کنونشن

جو روحانی فوائد سیالکوٹ کنونشن نے اپنے ابتداء سے آج تک مسیحی جمہور کو اور نیز غیر مسیحیوں کو پہونچائے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ اور ہماری دانست میں کوئی بھی ایسا مسیحی نہ ہوگا جو سیالکوٹ کنونشن کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس نہ کرتا ہوگا۔ اور نہ ہی کوئی ادنےٰ سے اعلےٰ تک بھی ایسا مسیحی پایا جاتا ہوگا جو سیالکوٹ کنونشن کے کاموں اور کوششوں کو پر شغف نگاہوں سے نہ دیکھتا ہو۔ سیالکوٹ کنونشن نے مسیحی دلوں پر ایسا بھاری اثر کیا ہوا ہے اور اپنی دلکش خبروں سے عوام وخواص کو ایسا کھینچا ہوا ہے کہ ہر مسیحی مرد اس کنونشن میں جانے کے لئے آرزومند اور کوشاں ہوگا۔ اگر وہ کسی نہ کسی وجہ سے وہاں نہ جاسکے تو یہ اور بات ہے۔ یہ [illegible] کنونشن امسال ۲۶ ستمبر منگل کے روز سے ۲ اکتوبر پیر کے روز تک رہے گی۔ ہم خاص دعا سے دعائی التجا ہے کہ وہ خداوند اس کنونشن کو روحانی برکتوں کا باعث کرے۔ اور ساتھ اس کنونشن کے حامیوں اور مددگاروں اور دوستوں سے درخواست ہے کہ روپیہ پیسہ سے حتی المقدور اس کی امداد کیجائے۔ کیونکہ امسال کی کنونشن کا بجٹ اس کی جنرل کمیٹی نے ۱۹۰۰ روپیہ کا لگایا ہے۔ اساسہ یا پونجی صرف ۵۵۰ روپیہ ہے باقی ۱۳۵۰ بذریعہ چندہ جمع کیا جائے گا۔ جو مسیحیوں کے سامنے اگر وہ ذرا سی بھی کوشش کریں تو کچھ بات نہیں۔ کنونشن کے افسران آرزومند ہیں کہ کنونشن کے دوستوں اور حامیوں کو کنونشن کے کام اور مالی حالت کی بابت ہر ممکن خبر پہونچا دیں۔ اور خدا سے اُن کو اُمید ہے کہ وہ یسوع مسیح میں اپنے جلال کی دولت کے مطابق اس کنونشن کی روحانی اور مادی ہر دو ضرورتیں بہم پہونچائے گا۔

خبر موصول ہوئی ہے کہ روسی جنرل کلفہ برن نے اودہکا کے مقامات میں نہایت شاندار کامیابی حاصل کی اور سو نہایت مضبوط آسٹروی خطوط پر دھاوا بولا ہے آسٹروی اسیران جنگ تعداد اب ۵۱ ہزار کو پہونچ گئی ہے۔



مراسلات

مرحوم پادری بٹمین صاحب

میں سمجھتا تھا کہ اُن کے لائق شاگردوں میں سے کوئی ضرور اُن کی موت کا حال لکھیگا۔ مگر سوائے پادری وارث الدین صاحب کے کسی نے چار حرف نہ لکھے۔ جب آپ اس ملک میں تھے تب تو سب اپنے فائدے کے واسطے شہد کی مکھیوں کی طرح اُن سے چپٹے رہتے تھے مگر آہ بعد وفات

بر مزار ما غریباں نے چراغے نہ گلے
نے پر پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

کا معاملہ ہے۔ میں آپ کے نالائق شاگردوں میں سے ایک ہوں میں کیا لکھ سکتا ہوں۔ یادش بخیر ڈاکٹر وائیٹ بریخٹ صاحب نے آپ کے جنازہ پر جو تھوڑا سا ایک انگریزی اخبار میں تحریر کیا ہے وہی ترجمہ کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

پادری رولنڈ بٹمین صاحب ایم۔ اے گلاڈن کالج اوکسفورڈ کی موت نے ہم کو ایک بزرگ مبشر سے جو بزرگوں کی یادگار تھے محروم کر دیا ہے۔ مرحوم ایک شریف سردار کے بیٹے طاقتور محنت کش اور ورزشی آدمی تھے۔ جب آپ نے مشنری خدمت کی بلاہٹ معلوم کی تو چرچ مشنری سوسائٹی کی طرف سے ۱۸۶۸ء میں پنجاب کی طرف بھیجے گئے۔ انہوں نے خداوند یسوع کے واسطے پنجاب کو فتح کرنے کے لئے اپنی طبیعت اور خصلت کو خوب ہی پختہ کیا۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں جو تھوڑا عرصہ انہوں نے مشن میں خدمت کی معلوم ہو گیا کہ جوانوں کو مسیح کی طرف کھینچنے کی اُن میں خاص خداداد لیاقت ہے۔ اگرچہ ابتدا میں اُن کو زبان پنجابی نہ آتی تھی۔ مگر محبت کی ڈوریوں سے پنجابیوں کو مسیح پاس لاتے تھے۔ اس کے بعد وہ ۲۵ سال امرتسر میں کام کرتے رہے۔ اور پھر ۲ سال آپ نے لاہور میں کام کیا لیکن اُن کی زندگی کے واقعات کا تعلق پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبے نارووال سے زیادہ ہے وہاں آپ نے ۱۸۷۸ء سے ۱۸۹۵ء تک خدمت کی۔ وہاں رہ کر آپ نے پولوس رسول کی طرح دکھا دیا کہ پنجابیوں میں پنجابی ہونے کے کیا معنے ہیں۔ یہ قصبہ سنٹرل پنجاب ضلع سیالکوٹ میں واقع ہے۔ وہاں آپ نے اپنی خندہ پیشانی اور ان تھک محنتوں سے بڑے بڑے کام کئے۔ اور خدا نے اُن محنتوں پر بڑی برکت بخشی۔ کہ اچھے اچھے قابل اور شریف جوان مسیح کے پاس کھینچے چلے آئے جن میں سے کئی ایک سو گئے اور کئی ایک بقید حیات خدمت مسیح میں مشغول ہیں جیسے پادری کینن احسان صاحب (سابق آرچ ڈیکن دہلی) ڈاکٹر ڈی این پی دتا سول سرجن گوگا ڈال۔ پادری وارث الدین صاحب انچارج مشنری علاقہ تحصیل چونیاں پادری آر۔ ایم واعظ صاحب پاسٹر انچارج کلارک آباد ڈاکٹر ایم بی عطار و صاحب سول سرجن و سپرنٹنڈنٹ انچارج سنٹرل جیل لاہور۔ پادری دوہا دال ھنا صاحب مشنری انچارج آسرا لوپہ۔ پادری کینن جے علی بخش صاحب مشنری انچارج گوبرہ۔ پادری پاس ناتھ بٹالہ وغیرہ صاحب مرحوم اگرچہ دورہ کے کام کو بہت پسند کرتے تھے۔ تاہم مطالعہ کا بھی پورا شوق تھا۔ اگرچہ اس میں کسیقدر مبالغہ ہے۔ مگر یہی پہلے بزرگ ہیں۔ جنہوں نے نئے عہدنامہ اور کتاب الصلوٰۃ کا سلیس پنجابی زبان میں دیہاتی مسیحیوں کے واسطے ترجمہ کیا نارووال میں جو اوّل اوّل آپ نے گرجا تعمیر کیا۔ وہ بالکل مشرقی طرز کا عبادت خانہ تھا جو چند عرصہ کے بعد ناکافی ہونے کی وجہ سے ایک بڑے عبادتخانہ سے تبدیل کیا گیا۔ جو پرانے عبادت خانہ کی طرز پر ہے وہاں انہوں نے ایسے کام کئے جو اُن کی دوامی یادگار ہیں پنجاب کی رہائش کے آخری ۳ سال اُن کو نارووال سے جدا ہونا پڑا۔ کیونکہ پنجاب کے اضلاع سے بہت مسیحی جھنگ بار کی نئی آبادی میں آباد ہونے شروع ہوئے تو آپ نے اُن کے درمیان جا کر کام کیا۔ ان میں جا کر آپ نے ایسی مشقت محنت اور جان توڑ سختیوں کی برداشت کر کے کام کیا کہ حیرت ہوتی ہے کہ ولائتی امیرزادہ کس طرح ایسی مصائب کی برداشت کر سکتا ہے۔ مگر انہوں نے ایک اچھے ایلی کی طرح بار میں آوارہ گردی کر کے مسیح کی بھیڑوں کو اکٹھا کیا۔

جھنگ بار میں مسیحی بستی کے ۹ گاؤں ہیں جن میں سے ۳ صرف سی ایم ایس سے واسطہ رکھتے ہیں سے ایک گاؤں کا نام بٹمین آباد ہے جس کو انہوں نے عیسٰے نگری کے نام سے آباد کیا۔ مگر عوام نے اُن کی خواہش کے خلاف بٹمین آباد پکارنا شروع کیا۔

ولایت کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ مرحوم کو اپنی زندگی کے واقعات ایسے یاد تھے جیسے خزانچی کو اپنے خزانہ کے مبلغات معلوم ہوتے ہیں۔ جب وہ نارووال میں کام کرتے تھے۔ تو اُن کو ایک دفعہ بڑی تکلیف ہوئی۔ کہ دوسرے مشن کے لوگ اُن کے مشن کے گاؤں میں آ کر چپکے سے بپتسمہ دینے لگے۔ آپ ایسے نو مریدوں کے پاس جاتے اور اُن کو ایمان میں پختہ کرتے رہتے تھے۔ وہ رسول پولوس کی طرح اپنے مریدوں میں ایسے تھے جیسے باپ بچوں میں۔ وہ اُن کی خوشی اور غموں میں ایسے شریک ہوتے تھے گویا وہ اُس خاندان کے عزیز شریک ہیں۔ (باقی آئندہ)

ذات کے مسیحیوں میں خاندانی شراکت رکھتے تھے۔ ضرورتاً سختی سے اُن کو جھڑکتے۔ اور باہر کے لوگوں سے بھی انہوں نے پیار اور دوستانہ سلوک کیا۔ وہ اپنے محمدی نوکروں کے ساتھ دکھ بیماری میں برادرانہ سلوک روا رکھتے تھے۔

ایسی مسیحی عادتوں نے اُن کو لاثانی طاقت عطا فرمائی۔

مرحوم سنہ ۱۹۰۵ء میں ہندوستان سے وطن مالوفہ میں چلے گئے۔ بڑھاپے کے ایام پہلے تو قلی میں پھر اپنی جائے پیدائش بیڈلف میں پاسٹر کا کام کرتے رہے۔ آہ ہمارے درمیان سے ایک ایسے مشنری جو مسیح کے پیرو تھے۔ جو محبت سے معمور خوبصورت چہرہ رکھتے تھے۔ آسمان کو چلے گئے۔ جن کے ہم خوشی سے پیرو ہونگے جیسے کہ وہ مسیح کے پیرو ہوئے۔

ترجمہ از ریکارڈ۔ بقلم واعظ۔

توفیق ہو تو بھیجیے اللہ کے واسطے
ابن خدائے پاک یسوع کے واسطے

پیارے مسیحی ناظرین! آپ نے سیرین مسیحیوں کا حال اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ موجودہ جنگ میں ترکوں نے کس طرح اُن پر ظلم کئے۔ اُن کو برباد کیا۔ اُن کے ملک کو جو عدن کی مثال تھا تباہ کر کے جہنم کی صورت بنا دیا ہے۔ آہ یہ بیان پڑھ کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ دس ہزار کا قتل عام ہوا۔ ۱۵ ہزار ملک چھوڑ کر بھاگ گئے۔ جو اس وقت سخت مصیبت میں ہیں۔ نہ جائے امن نہ پائے رفتن۔ نہ مکان نہ ٹھکانہ کپڑا۔ آہ۔ برادران یہ وقت امداد کا ہے۔

بھلا کر تیرا بھی ہوگا بھلا۔
بھلا کرنے والے کا آخر بھلا۔

بشپ آف کنٹربری نے مدد کے واسطے ہندوستان کے بشپ کلکتہ کے مٹروپولیٹن کے پاس درخواست کی ہے۔ اور مٹروپولیٹن نے ایک عام اپیل مدد کے واسطے شائع کی ہے۔ کیا آپ اس وقت مسیح کی مدد نہ کریں گے۔ جبکہ وہ فرماتا ہے کہ جو کچھ تم نے میرے بھائیوں کے ساتھ کیا میرے ساتھ کیا۔ کلارک آباد میں غریب مسیحی آباد ہیں۔ جب اُن سے سیرین (کردستان) مسیحیوں کا حال بیان کیا گیا اور مدد کے واسطے درخواست کی تو انہوں نے بڑی محبت اور ہمدردی سے ایک سو پندرہ روپیہ جمع کر کے ٹرانکو میں سیرین بشپ کے پاس بذریعہ پادری گف صاحب سکرٹری چرچ مشنری سوسائٹی پنجاب بھیج دیئے۔

اگر اس مصیبت کا حال ناظرین نورافشاں کو معلوم نہ ہو تو میں کسی وقت نورافشاں میں تحریر کرونگا۔ آپ سخاوت کا ہاتھ لنبا کریں۔ جو کچھ ہو سکے اس وقت دے دیں۔ — راقم

فقیرانہ آئے صدا کر چلے۔
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے۔

آنریبل مسٹر کالی چرن بنرجی مرحوم کی تقریر کا خلاصہ

میں نے گذشتہ مضمون میں وعدہ کیا تھا کہ میں صاحب ممدوح کی ایک تقریر کا خلاصہ جو انہوں نے ایک وقت مدراس میں نیشنل کرسچن ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسہ میں کی تھی۔ ہدیہ ناظرین کرونگا۔ وہ تقریر ہمیشہ ہی مسیحیوں کے قابل غور ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اس وقت جو موقعہ آپ صاحبان کے مجمع میں کلام کرنے کا مجھے دیا گیا ہے۔ میں اُس کو موجب عزت و فخر سمجھتا ہوں۔ جو منظر اس وقت میرے سامنے ہے اس کو دیکھ کر میرا دل خدا کا شکرگذار ہے۔ خدا نے اس ملک میں ایک گھرانے کو کھڑا کیا ہے۔ اس ایسوسی ایشن کے ممبر اور تمام دیسی مسیحی اس گھرانے کے ممبر ہونے کا حق اور اقتدار رکھتے ہیں۔ ہندوستانی مسیحیوں کی ترقی کے حالات پر نظر ڈالنے سے خداوند مسیح کا وہ قول یاد آتا ہے کہ تم سب سے پہلے خدا کی سلطنت اور اُس کی راستبازی کو ڈھونڈو۔ اور وہ ہر ایک ایسے متلاشی کے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ جن چیزوں کو دنیا کے لوگ سب سے پہلے ڈھونڈتے ہیں وہ بخشیں دی جائیں گی۔ اس ملک کے مسیحیوں نے اس وعدہ کی صداقت کو ثابت کر دکھایا ہے۔ خدا کے فضل اور اُس کی مدد سے ہم سب نے اوّل خدا کی سلطنت کو ڈھونڈا۔ اور زمانہ نے ظاہر کر دیا کہ خدا نے کیونکر اپنے وعدہ کو پورا کیا ہے۔ ہاں بلکہ ہندوستان کی کلیسیا کی تواریخ سے اس دوسرے وعدے کی تکمیل بھی ثابت ہوتی ہے۔ کہ اس امر پر غور کرنے سے میرا دل شکرگذاری سے بھر جاتا ہے۔

اپنی مسیحی جماعت کی حالت پر غور کرنے سے میرے دل میں اس حالت کے متعلق ذمہ داری کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ ضرور ہے کہ ہم سب اس ذمہ داری کو محسوس کریں۔ اکثر اوقات ہم اس سے غافل رہتے ہیں۔ لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو معلوم کریں۔ اور اُس کو پورے طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ میں اکثر اپنے دل میں کہا کرتا ہوں کہ کچھ ضرور نہیں کہ دیسی مسیحی اپنی دنیوی ترقی کی نسبت ایک دوسرے کو اُبھارا کریں۔ ہم حد سے زیادہ اپنی چیزوں کی

فکر کرتے ہیں۔ اور خداوند کی چیزوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتے۔ ہم جمع ہو کر اپنی اور اپنی جماعت کی ضرورتوں پر غور کرتے ہیں۔ یہ بذات خود بُرا نہیں لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر ہم اپنی ساری توجہ اور طاقت اپنے لئے خرچ کریں تو ہم اپنے مالک کا جلال ظاہر نہیں کرتے ضرور ہے کہ ہم اپنے مالک کی نسبت اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں سلا رہیں یہ مناسب ہے کہ ہم پیشتر اس کے کہ اوروں کے احوال پر غور کریں۔ اپنی حالت کی فکر کریں۔ لیکن اس خیال میں کیسی تسلی ہے۔ کہ خداوند ہماری طرف ہے۔ اور وہ جو ہمارے ساتھ ہے سب مخالفوں سے زیادہ زبردست ہے۔ خدا ہمارا باپ ہے۔ اور ہمیں اپنے فرائض ادا کرنے کے سامان بھی عطا کریگا۔

ہمارے خداوند کی پہلی وعظ "تم آ اور دیکھو"

اگر سب ہندوستانی مسیحی جو اُس کے نام سے محبت رکھتے ہیں خداوند کے ان الفاظ کو سے کر دنیا پر ظاہر کریں کہ خدا نے ہمارے لئے کیا کیا ہے۔ تو خدا کی سلطنت کی ترقی اس ملک میں اس وجہ کی ہوگی۔ جو اُن کے اپنے الفاظ میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اگر ہم اپنے گھروں کی زندگی کی نسبت اپنے ملک کے لوگوں سے کہہ سکیں "تم آ اور دیکھو" تو پھر اور کیا چاہیے ہمارے خداوند نے اپنے شاگردوں کو یاد دلایا کہ تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں سے زیادہ ہونی چاہیے۔ ہمارے ملک کے لوگ مسیحیوں سے مسیحی مذہب کی صداقت کے دلائل طلب کرتے ہیں۔ چاہیے کہ مسیحیوں کی اعلیٰ زندگی اور تجربہ اس کا جواب ہو۔ میری اپنی توجہ مسیحی مذہب کی طرف سب سے اوّل ڈاکٹر ڈف صاحب کی طاقتور زندگی سے کھینچی گئی تھی۔ میں اُن ایام میں سوچا کرتا تھا کہ ڈاکٹر ڈف صاحب کی دعاؤں کا طرز اور لہجہ کہاں سے آتا ہے۔ میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب کافی طور پر خدا کی عزت نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ وہ بڑے دعوے کے ساتھ خدا سے درخواست کیا کرتے تھے۔ میں اس دعوے کے راز نہ سمجھ سکتا تھا جب خدا نے مجھے اپنی طرف کھینچا تو پھر اس راز کا انکشاف مجھ پر ہوا۔ پھر میں ان الفاظ کا مطلب سمجھا جو میں کالج میں سُنا کرتا تھا کہ جنھوں نے اُسے قبول کیا۔ اُس نے انہیں اقتدار بخشا کہ وہ اُس کے فرزند کہلائیں"۔ اگر ہندوستان کے مسیحی اس عجیب رشتہ کو محسوس کریں۔ تو وہ طاقت سے معمور ہونگے اور فتح کرتے ہوئے اور فتحمند ہوتے ہوئے بڑھتے جائینگے۔ وہ اوّل اس تجربہ کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تب اپنی زندگی کے معاملہ کو سمجھ سکیں گے۔ ہم اپنی کلیسیا کی بیزاری پر بڑا افسوس کیا کرتے ہیں لیکن جو روپیہ پیسہ سے زیادہ درکار اور ضرور ہے سو ایسے آدمی اور عورتیں ہیں۔ جو اپنے تئیں خدا کا فرزند کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ اگر ایسے آدمی مل سکیں تو سب مسئلے حل ہو جائینگے اور سب چیزیں بھی ملینگی۔ اس لئے ضرور ہے کہ ہم ہندوستانی مسیحی خدا کی طرف نظر رکھیں۔ اپنے تئیں خدا کی خدمت کے لئے مقدس کریں اور اس کی روح سے بھر جائیں۔ خدا ہم کو ہمارے فرائض کا احساس عطا کرے۔

غیر ملک کے مسیحی مبشروں۔ اور ہندوستان کی طرف اُن کی سرگرم محبت دیکھ کر میں شرمندہ ہوتا ہوں مشنری صاحبان روز بروز دعا مانگتے ہیں کہ ہم اپنی محنت سے سبکدوش ہوں۔ کیا ہم مسیحیوں پر لازم نہیں کہ اس بھاری خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ میں جیوں جیوں مسیحی مذہب کی تواریخ کو پڑھتا ہوں اس امر کا قائل ہوتا جاتا ہوں کہ پیشتر اس کے کہ ہم کسی اور بات میں خوش وقتی حاصل کریں ضرور ہے کہ سب مشنری بنیں۔ اوّل ہم کلیسیا میں قائم رہیں پھر کسی اور بات میں کامیابی حاصل کرسکینگے۔ میں خدا کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں اپنی ذمہ داری معلوم کرو۔ اور اپنے فرض کو پورا کرو۔

میرے دل پر اس بات کا بوجھ ہے۔ کہ ہم ہندوستانی مسیحی اپنے غیر مسیحی بھائیوں کے لئے جیسا چاہیے دل و جان سے دعا نہیں مانگتے۔ میں نے خصوصاً اس معاملہ میں اپنی کوتاہی کو محسوس کیا ہے بھلا کتنی دفعہ کسی ہندوستانی مسیحی نے اپنے ملک کے لوگوں کی حالت پر آنسو بہائے ہیں۔ کتنی مرتبہ اُس نے آنسو بہا بہا کر اُن کے لئے دعا کی ہو اگر نہیں تو اُس کا کیا حق ہے کہ اپنے ہموطنوں کے ساتھ محبت رکھنے کا دعوے کرے۔ کوئی شخص حب الوطن نہیں ہو سکتا جبتک وہ مسیحی نہ ہو۔

میری دعا ہے کہ خدا ہندوستانی مسیحیوں کو اپنے ملک کی سچی محبت بخشے۔ اس وقت اُن کو ایسی برکتیں حاصل ہونگی جن کے سامنے سب مشکلات حل ہو جائیں گی"۔

میری دلی آرزو ہے کہ ہم سب ناظرین اس مضمون کو بار بار پڑھیں۔ اس پر غور کریں۔ خصوصاً مسیحی بورڈنگ کے طلبا اور استاد۔ اگر استاد ہمارے بچوں کو اپنی مسیحی زندگی سے مشنری بنا دیں۔ تو ہمارا مدعا بر آیا۔ ضرور نہیں کہ اُن کو بی۔ اے اور ایم۔ اے بنا دیں۔ مسیحی بنا دیں مبشر بنا دیں۔ باقی سب کچھ ہم کو مل گیا۔ اگر وہ سب کچھ ہیں اور مسیحی نہیں تو ہمیں کیا حاصل۔ ہم تو ایسے بچوں سے جو مسیحی نہ ہوں لاولد بہتر ہیں۔ میں اسر چند و لال صاحب کی منت کرتا ہوں کہ آپ جہاں تک بچوں اور والدین سے چاہتے ہیں وہ خود اُن کے سامنے ہو کر دکھا دیں۔ خدا آپکی مدد کرے۔ دعاگو تابعدار۔ واعظ۔

مسدّس

در مدح شفیع عاصیاں و منجیٔ عالم خداوند یسوع مسیح۔

(یہ مسدس اس وقت لکھا گیا جبکہ بندہ بعارضہ نمونیہ مبتلا تھا اور بچنے کی امید بہت کم تھی۔)

ہیں سب ہی محتاج تیرے اے یسوع شاہ و گدا
پرورش پاتے ہیں تجھ سے بے نوا و بانوا
اے شہا کون و زمیں میں تو ہی ہے اک فرمانروا
حکم چلتا ہے ترا ہر دو سرا میں جا بجا
ہیں ترے محکوم سب تو ہی ہے سلطان عظیم
شان ہے تیری شہا بے شک بڑی شان عظیم

یہ نظر آتی ہے جو اس وقت ہم کو کائنات
ذات اقدس سے تری ہے اے شہا اسکو ثبات
جز ترے عالم میں شے کوئی نہیں اے نیک ذات
سب میں سب کچھ ہو تو ہی ہے ابتدائے شش جہات
پردۂ مستور سے تو نے کیا عالم بپا
اے شہا تعریف تیری ہو نہیں سکتی ادا

رب ازلی ہے تو ہی گو آسماں سے آگیا۔
اور اس تیرہ کدہ کو نور سے روشن کیا
بچ گئے تیرے تجسد سے سب ہی عاصی شہا
تو نے عالم کے گناہوں کا کفارہ دے دیا
کون کر سکتا ہے الفت کا تری سارا بیاں
اس بیاں کے واسطے قاصر ہے عالم کی زباں

رب سے بچھڑوں کو ملایا تو نے اے رب قدیر
اس صلح جوئی کی عالم میں نہیں ملتی نظیر۔
کیوں نہ ہوں قربان تجھ پر اے شہا برنا و پیر
سب کو دوزخ سے بچایا بن کے تو نے دستگیر
ہے رفع منافرت خدا و بشر میں تیرے سبب
اٹھ گیا سر سے بنی آدم کے اللہ کا غضب

ناتواں کو تو ہی نے کی عطا تاب و تواں۔
نیم جانوں کو تو ہی نے بخشدی بیشک ہے جاں
سینکڑوں مردے جلائے تو نے اے شہ جہاں
زندگی و موت کا مالک تو ہی ہے بیگماں
گر تجھے اپنا خدا کہئے تو بے شک ہے بجا۔
گو خدا ہے اے شہا ہرگز نہیں ہے تو جدا

جان دی تو نے مسیحا عاصیاں کے واسطے
دکھ سہے ان تیرہ کاران جہاں کے واسطے
بن گئے رہبر رہ دکھائی گمرہاں کے واسطے
بن گیا پشت پناہ تو بے کساں کیواسطے
عاصیوں کا تو ہے ملجا عاجزوں کی ہے پناہ
اور تسکین دہ غمزدگاں ہے تیری بارگاہ

ہوگئے عاجز اے شہا در پہ ہوں تیرے آپڑا
اپنے چہرے کا مجھے بھی تو ذرا جلوہ دکھا۔
فکر و افکار جہاں سے گر مجھے اک دم رہا۔
دونوں عالم کا تو ہی مالک ہے اے ابن خدا
اپنے تائب کو گنہ کے بند سے آزاد کر۔
اور خوشنودی سے اپنی اسکے دلکو شاد کر

خاکسار احقر جارج ملٹن تائب لدھیانوی

بزرگ ڈاکٹر کے سی چیٹرجی صاحب مرحوم

اگر کوئی شخص ضلع ہوشیارپور کے ہر ایک گاؤں میں جاوے۔ کوئی ایسا شخص نہ ملیگا جو کہ ڈاکٹر صاحب کے چال وچلن اور کام اور نام سے واقف نہ ہوگا کیونکہ انہوں نے ۴۸ برس خداوند کی خدمت ضلع ہوشیارپور میں بڑی سرگرمی اور خود انکاری کے ساتھ وفاداری اور دیانت داری اور پرمحبت سے اس ضلع میں کی۔ یہاں تک کہ ہر ایک قوم میں سے چھوٹے سے بڑے تک اُن کے ذریعے سے یسوع مسیح پر ایمان لائے۔ اُن کی خواہش اور خوشی یہ بھی تھی کہ جو ایمان لاتا تھا یہی نصیحت کرتے تھے کہ جس طرح سے میں خداوند کی خدمت میں مشغول ہوں تم بھی خداوند کی خدمت کرو۔ اُن کے کلام کی تاثیر اُن پر ایسی ہوتی تھی کہ وے بڑی خوشی سے خداوند کی خدمت میں مشغول ہو جاتے تھے۔ میں دلیری سے کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستان میں جتنے اُن کے ہاتھ کے بپتسمہ پائے ہوئے خداوند کی خدمت کر رہے ہیں اتنے اور کسی پادری صاحب کے بپتسمہ پائے خداوند کی خدمت میں مشغول نہیں ہونگے۔ اب میری بڑی منت سے التجا ہے کہ کوئی صاحب جو کہ ڈاکٹر صاحب سے پورے طور سے واقفیت رکھتا ہو مفصل طور سے اُن کا حال لکھکر ہر ایک کو مشکور کرے۔

اب میں اُن کے دفن ہونے کا مختصر طور سے ذکر کرتا ہوں۔ جو کہ چشم دید ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی لاش یکم جون ۱۹۱۶ء کو ریل سے ایک بجے دن کے ہوشیارپور ریل کے اسٹیشن پر پہنچی جن کے ہمراہ اُن کے رشتہ دار اور مسیحی مرد عورت جالندھر اور لاہور کے بعضے بعضے مشنری صاحبان اور دیسی پادری صاحبان موجود تھے لاش کی انتظاری میں ضلع ہوشیارپور کے مسیحی مرد۔ عورت اور مشنری صاحبان اور میم صاحبان و مس صاحبہ اور ہندو مسلمان بڑے بڑے افسر وغیرہ سینکڑوں موجود تھے اور ریل سے اتار کر گرجا گھر میں پہنچائی



گئی۔ ڈاکٹر ایونگ صاحب پرنسپل مشن کالج لاہور نے وعظ ادر جنازہ کیا۔ واعظ بہت ہی پرتاثیر تھا جس کے سننے سے ہر ایک کے آنسو بارش کی طرح ٹپک رہے تھے۔ ایک دو باتوں کا ذکر کرتا ہوں۔ جو ڈاکٹر صاحب نے اپنے وعظ میں کیا۔ کہ ڈاکٹر کے سی چیٹرجی صاحب بنگالہ کے ملک کے اونچی ذات ہندوؤں میں سے مسیحی تھے جنہوں نے اپنے ملک کو چھوڑ کر پنجابیوں کے لئے ہوشیارپور میں اپنی زندگی کو خداوند کی خدمت میں مصروف کیا۔ اور یہ بھی انہوں نے فرمایا کہ ایک رپورٹ پڑہی ہے۔ جس میں ہوشیارپور ضلع کا کام درج ہے۔ کہ ایسا ترتیب اور انتظام کے ساتھ کام ہو رہا ہے جو ہمارے مشن میں اور کسی اسٹیشن میں ایسا کام نہیں ہے۔ اور جو وہ کسی کام کی نسبت مشن میں درخواست کرتے تھے۔ ضلع ہوشیارپور کے ہندو مسلمان اور بڑے بڑے افسران یوروپین اور دیسی ڈاکٹر صاحب کی تعریف کرتے رہے ہیں۔ اور اتحاد کے کرانے میں ڈاکٹر صاحب نے بڑی محنت کی یہاں تک کہ پہلے پہل جنرل اسمبلی کے پیر مجلس سب نے بڑی خوشی سے ڈاکٹر صاحب کو منتخب کیا۔

اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب نے آخری وقت یہ فرمایا کہ میں خدا کا بندہ ہوں۔ اب اُن کی لاش دفنائی جاتی ہے۔ مگر اُن کا کام اور کام کی تاثیر جو ہے وہ برابر رہے گی۔ پانچ بجے کے وقت لاش گرجا سے قبرستان میں جو فاصلہ ایک میل کا ہے پہنچائی گئی۔ مسیحی مرد عورت بڑے بڑے افسران یوروپین اور دیسی صاحبان اور ہندو مسلمان ہزاروں لاش کے ہمراہ تھے۔ یہاں تک کہ بھیڑ کے باعث بابر سڑکوں پر قطار کی قطار دونوں طرف سڑک کے لوگ جمع تھے۔ خدا کرے کہ اُن کے روحانی فرزند جن کو وہ دنیا میں خداوند کی خدمت کا کام سپرد کرکے ابدی آرام میں داخل ہو گئے ہیں۔ اُن کی خواہشوں کے موافق اس کام کو سرانجام دیویں۔ تاکہ وہ بھی روحانی باپ کے نقش قدم پر چلکر ایسی جگہ جاویں جہاں ہمارے بزرگ ڈاکٹر صاحب گئے ہیں۔ آمین۔

اب ہماری دعا ہے کہ خداوند ان کے عزیزوں اور رشتہ داروں کو اور میم صاحبہ کو صبر اور اطمینان بخشے۔ اور اُسکی حضوری اُنکے ساتھ رہے۔

راقم:- پادری نظام الدین اندرہوسہ
ضلع ہوشیارپور

علم التعلیم

ہر طرح لازمی اور ضروری ہے۔ بہ نسبت سے استادوں کو رکھا ہے۔ جو کسی طالب علم سے کسی وجہ سے ناخوش ہو گئے۔ پھر ہمیشہ اس کے مخالف رہا کرتے ہیں اور اس کا نقصان چاہتے ہیں اور اگر اس سے کوئی اچھا نتیجہ ہو رہا ہو تو اس کی ہمیشہ بدگوئی کرتے ہیں ایسے اُستادوں کو اُستاد کہنا بھی نہیں چاہیئے۔ وہ خداوند کے اس قول کو بھول جاتے ہیں۔ کہ:- وہ ہمیشہ تک اپنا غصہ رکھ نہیں چھوڑتا کیونکہ وہ رحم کرنے سے بہت خوش ہے۔ میکاہ ۷۔

(۸) ہر ایک کام طلباء کی لیاقت اور طاقت سے زیادہ نہ ہووے۔ بعض اُستاد طلباء کی لیاقت کو بالکل مدنظر نہیں رکھتے ایسی تعلیم فضول ثابت ہوتی ہے۔

توجّہ

تعلیم و تربیت میں سب سے بڑی مددگار اور سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی شے توجّہ ہے۔ اگر طلباء متوجہ سبق ہیں تو اُستاد کا کام پھل دار اور اگر متوجہ نہیں ہیں تو اُس کا کام بے پھل ہوگا یعنی صاف لفظوں میں یہ ہے۔ کہ جو اُستاد طلباء کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کی لیاقت نہیں رکھتا۔ وہ اُستاد ہونے کے قابل نہیں ہے نفس کا سب خیالوں سے ہٹ کر ایک خیال پر جم جانا توجہ ہے۔ طلباء کی توجہ ان اشیاء پر خود بخود جم جاتی ہے۔ جس سے ان کے حواس خمسہ ظاہری اور باطنی پر گہرا اثر رہتا ہے۔ ایک تو وہ توجہ ہے جو کسی خیال پر تھوڑی دیر لگ کر خود آپ ہٹ جاتی ہے۔ اسے توجہ بلا ارادہ کہتے ہیں اور ایک ایسی ہے جسکو جب چاہیں قصداً اپنی طبیعت کو کسی خیال پر لگا لیویں۔ اسے توجہ بالارادہ کہتے ہیں۔

باقی دارد

ضروری اطلاع

واضح رہے کہ جنرل اسمبلی کی بشارتی کمیٹی کا چندہ جو بشارتی محرکہ کے لئے جمع کیا جاتا ہے وہ الہ آباد بینک لمیٹڈ الہ آباد کے مینیجر کے پاس بھیجنا چاہیئے تاکہ جنرل اسمبلی کے فنڈ میں داخل کیا جائے۔

المشتہر- پادری ایچ سی ڈی خزانچی

پاٹرنگ ھائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کیلئے ایک عالی پیمانہ پر جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں دکانیں کمرے ہیں مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلٰے تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں ۱۰ مارچ کے اختتام پر ختم تعطیل لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا تعطیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

دلچسپ خبر

پنجاب ریپرزنٹیشن کمیٹی کی زنانہ کمیٹی نے گذشتہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو لوگ پنجاب میں روزگار کے متلاشی ہیں۔ اور جن کو کارندوں کی ضرورت ہے اُن کو اس محکمہ کے ذریعہ سے ان امور کے متعلق برابر خبر پہونچائی جایا کرے کہ سب صاحبان نیچے لکھی باتوں کا خیال رکھیں۔

(۱) ہر درخواست کیساتھ ارکا ٹکٹ ضرور آنا چاہیے

(۲) سارٹیفکیٹوں کی صرف نقل ہی بھیجا کریں

(۳) جہاں سے ملازمت چھوڑی ہو اُس کا پورا نام اور پتہ لکھنا چاہیے۔

(۴) جب ملازمت ملجائے تو محکمہ ہذا کو اطلاع دیدینا چاہیے۔ المشتہر:-

مس ایس ایچ وہری صاحبہ۔
امریکن مشن قصور۔ پنجاب

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی۔ جلدی بیماری کی دوا

یہ تیل کئی ایک مفید دیسی اور ولایتی ہسپتال کی تجربہ کی ہوئی دوائیوں سے بنایا گیا ہے اس سے ہر اقسام کی جلدی بیماری یعنے چمڑے کا مرض مثلاً خارش کھجلی چھاجن اور برص وغیرہ دفع ہوتے ہیں۔ برص سے خراب ہوئے چمڑے میں یہ اچھا فائدہ دکھلاتا ہے۔ چمڑے کی بیماری سے اکثر خون میں بھی نقص آجاتا ہے اس حالت میں تیل لگانے سے کچھ نفع نہیں ملتا۔ اس وجہ سے تیل لگانے کے ساتھ ہی خون صاف کرنے والی دوا ایڈوڈائیڈ سارساپریلا حسب ہدایت استعمال کرنا چاہیئے قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک سے چار تک ۵ سارساپریلا قیمت ۱ محصول ۶

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶

تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول۔ لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۸۲ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانہ بھی۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دنیاوی اور دینی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلٰی اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۸۹۸ء سے حصہ پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحب کی نگرانی میں دیدی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے خرچ خوراک معہ فیس طالب علم جا بورڈنگ غیرخاندان سے ۱۰ روپیہ للعہ ۳ روپیہ للعہ اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی۔ میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں چین کشا کرو ڈکول وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت چین کشا العہ سے ا سے تک کرو ڈکول لعہ سے عہ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستورالعمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک عہ
غیر ممالک سے عہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ے
چوتھائی کالم	صہ	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	صعہ
پورا کالم	للعہ	صعہ	العہ
پورا صفحہ	للعہ	سے	ما

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۱ روپیہ کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا

نوٹ۔ اسنامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اطلاع عام۔ مضامین نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاسکتے خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۳) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائے گا (۴) بعض نامہ نگار غلط ملط نظم و نثر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں صفحہ لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ دار ہونا ضروری ہے۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی سے جوابی طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم وہری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائیٹ براد چھپا۔